REGD A - 9.67
رجسٹرڈ نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

WEEKLY BADR QADIAN
ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۵
شمارہ ۴۳

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ "
ممالک غیر -/۸ "
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۰ اخاء ۱۳۴۵ ہش | ۵ رجب ۱۳۸۶ھ | ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۰ اکتوبر کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو عرصہ سے پیٹ میں جو تکلیف چلی آ رہی ہے اس سلسلہ میں سیدہ موصوفہ کے پیٹ کا اپریشن مورخہ ۱۹ اکتوبر کو لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور محترم صاحبزادہ صاحب کی پریشانیوں کو دور کرے آمین۔

قادیان ۲۷ اکتوبر۔ آج صبح پونے چھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال انٹرنیشنل پاسپورٹ پر پاکستان تشریف لے گئے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور خیر و عافیت دار الامان واپس لائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد کے زیر اہتمام
جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد (دکن)

حیدرآباد دکن میں مقامی طور پر مورخہ ۲۵ ستمبر کو احمدیہ جوبلی ہال میں سیرت پیشوایان مذاہب کے سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر جلسہ منعقد ہوا۔

مرکزی وفد کی آمد

محترم جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ پر مشتمل ایک مرکزی وفد چندہ جات کے مالی دورہ کے تعلق سے مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء کی صبح حیدرآباد پہنچا۔ وفد کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایک جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا جائے جس میں غیر مسلم مقررین کو بھی مدعو کیا جائے۔ اس فیصلہ کے

جلسہ پیشوایان مذاہب

مطابق مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار صبح ۱۰½ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں وسیع پیمانہ پر جلسہ منعقد ہوا۔ پورے شہر میں بڑے بڑے پوسٹروں اور جہد نے اشتہاروں کے ذریعہ اس جلسہ کی منادی کرا دی گئی۔ نیز یہاں کے مقامی اخبارات سیاست۔ ملاپ اور رہنمائے دکن میں بھی اس جلسہ کے تعلق سے اعلانات آتے رہے تھے۔

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت محترم مولوی محمد صادق صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ۱۱ بجے مقررہ پر جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم غلام نثار احمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

> وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
> نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد محترم محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس سی نے جلسہ کی اغراض و مقاصد مختصر الفاظ میں سنائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تحفہ قیصریہ کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھ کر سنایا۔

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ان تمام نبیوں (دینی اوتاروں) کو سچا سمجھیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔۔۔۔ یہی اصول ہے جو قرآن کریم نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"

اس کے بعد پہلی تقریر حیدرآباد کے گوردوارہ سنگھ سبھا کے گورو جی سردار سنت بہادر سنگھ صاحب کی

حضرت گورونانک جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں ہر رشی اور نبی آ کر یہی تعلیم دیتے رہے کہ وہ اپنے آپ کو دنیا کے خالق ... والے کے ساتھ منسلک ہو جائے اور وہ دنیا میں مستغرق ہو کر خدا تک پہنچنے کا رستہ بتاتے رہے۔ حضرت گورونانک جی مہاراج بھی ان ہی میں سے ایک تھے۔ آپ نے دنیا کو جہاں روحانیت کی تعلیم دی وہاں آپ نے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان محبت و پیار اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کیلئے بہترین کوششیں فرمائی ہیں۔ اس تعلق سے گورونانک جی مہاراج کی کئی تعلیمات آپ نے سامعین کے سامنے پیش فرمائیں۔ آپ کی تقریر گورمکھی زبان میں ہوئی۔

دوسری تقریر

حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے آیت قرآنی و منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص کی تشریح کرنے کے بعد حدیث نبویؐ کان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہ کاھنا یعنی ہندوستان میں بھی ایک نبی گذرے ہیں جو سانولے رنگ کے تھے اور جن کا نام کنہیا تھا پیش کی۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت کرشن جی مہاراج کے تعلق سے اس تسلیم کو پیش کیا:-

"راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ)

اسکے بعد خاکسار نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی جہاں بھی اور جس قوم میں بھی اوتار رشی منی پیغمبر آیا ہے اس کی دنیا کو سب سے پہلی تعلیم وحدانیت کی ہی تھی جیسا کہ حضرت یسوع مسیح نے فرمایا "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ کو خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"
(یوحنا ۱۷:۳) (باقی صفحہ ۱۰ پر)

قادیان میں جلسہ سالانہ کا انعقاد
بتاریخ ۴، ۵، ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء

امسال قادیان میں جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ بتاریخ ۴، ۵، ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء منعقد ہوگا احباب اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری کریں۔ اور مقررہ تاریخوں پر خود بھی تشریف لائیں۔ اور اپنے زیر اثر دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

پرنٹر و پبلشر: حکیم صلاح الدین ایم۔ اے نے امرتسر آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

طلبا کے مظاہرے

بچے اور نوجوان قوم کا بہترین سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی اچھے رنگ میں تعلیم و تربیت قوم کے مستقبل کو سنوارتی اور اس کی عمارت کو محکم بنیادوں پر استوار کرتی ہے۔ بچہ خواہ کس قدر بھی عقلمند سمجھا جائے آخر بچہ ہے۔ عمل کے میدان میں صاحب تجربہ نہ ہونے کے سبب ناپختہ کار ہی قرار دیا جانا چاہیئے۔ جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی ہے عملی زندگی کی کشمکش میں پڑ کر مختلف قسم کے حالات سے گذر کر ہی درجہ کمال کو پہنچتا ہے۔

گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ سے ملک کی مختلف ریاستوں میں طلباء نے جس طرح کے مظاہرے کئے اور کر رہے ہیں اس سے ہلڑبازی کے علاوہ جو قومی املاک کا اتلاف ہوا اس کا اندازہ لاکھوں اور کروڑوں میں بیان کیا جا رہا ہے اور بعض جانی نقصان ہو رہا ہے۔ وہ بجائے خود ناقابل تلافی ہے۔ وہ لوگ جو ان ہنگاموں کا شکار ہوئے آخر ان کے بیوی بچے اعزہ و اقرباء ضرور ہوں گے ان سے دریافت کریں کیا اس دنیا میں اب بچوں کو باپ، بیوی کو خاوند، ماں کو بیٹا اور بہن کو اس کا بھائی مل جائے گا؟ پھر کس قدر افسوسناک ہے یہ صورت حال کہ نتیجہ میں یہ جانی نقصان ہوئے۔ جوانی کا گرم خون ان مواقع پر چنداں سود مند نہیں ہوتا جس کے پیچھے دور اندیشی نہ ہو۔ نوجوانوں میں اس طرح کے بڑھتے ہوئے رجحان سے قوم و ملک کا مستقبل بڑا ہی خوفناک نظر آتا ہے۔ آج کا بچہ کل کا شہری ہے جس قسم کے ماحول میں آج اس کی پرورش ہو رہی ہے ناممکن ہے کہ وہ اس سے متاثر نہ ہو۔ توڑ پھوڑ، مار پیٹ، والدین و بزرگوں کا عدم احترام وغیرہ سب باتیں خطرناک قسم کے رجحانات کا پتہ دیتی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے مظاہرین جو تعلیمی درسگاہوں سے تعلق رکھتے ہیں کیا ان درسگاہوں میں ایسی باتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ان کی تعلیم کا طول و عرض یہی بس ہے کہ کسی کے بھڑکانے سے بھڑک اٹھے اور نہ بزرگوں کا احترام ملحوظ خاطر رہا اور نہ وطن کی محبت آڑے آئی جو دل میں آئی کیا حتیٰ کہ قومی املاک کو تباہ و برباد کر ڈالا!!

جگہ جگہ پولیس کے ساتھ طلباء کے تصادم ہوئے کس قدر افسوس کی بات ہے۔ بھلا پولیس کو طلباء نے کیونکر اپنا حریف سمجھ لیا یا طلباء کے متعلق پولیس کے معاندانہ احساسات کیونکر ہونے لگے۔ وہ دونوں ایک ہی ملک کے شہری ہیں۔ پھر طلباء میں پولیس والوں کے لڑکے بھی شامل ہیں اور کیا پولیس میں طلباء کے باپ بھائی اور دوسرے رشتہ دار نہیں؟ سمجھ نہیں آتی کہ آخر دونوں میں ایسے تضاد کی ماہیت کیا ہے؟ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ ملک میں لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھے اور ملک واسیوں کی مال و جان، عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور طلباء کا کام ہے کہ دن رات تعلیم حاصل کریں اپنے آپ کو ایسے اچھے شہری بنائیں کہ مستقبل کی بھاری ذمہ داریوں کو بسہولت اٹھا سکیں۔ اپنی کسی بات کو منوانے کے لئے تشدد کا طریق اختیار کریں اور مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جانا طالب علمی کی شان سے بعید ہے اور حب الوطنی کے جذبہ کے سراسر منافی۔

اس قسم کی خبروں کو پڑھ کر دل کو سخت افسوس ہوتا ہے کہ طلباء نے مظاہروں میں قومی املاک کو نقصان پہنچایا اور بزرگوں کی بے عزتی کی اور قانون کو ہاتھ میں لیا تب کو [illegible] گرنی پڑی۔ اگرچہ طلباء کا مسئلہ اس وقت ملک کے اہم مسائل میں جگہ پا چکا ہے۔ [illegible] اس [illegible] اونچی سطح کی کمیٹی بھی غور و فکر کے لئے بنا [illegible] اظہار [illegible] اور مختلف مقامات پر افسران متعلقہ اس پر غور بھی کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ وہ جلد سے جلد اس بیماری کی تہہ تک پہنچ جائیں اور پھر ایسا اقدام کریں جن سے ایسے رجحانات ختم ہو جائیں اور طلباء مستقبل کے اچھے شہری بن سکیں۔

ہمارے نزدیک اصل چیز ملک واسیوں میں صحیح طور پر حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنا ہے یہی وہ جنس ہے جس کی ہمارے ہاں سخت قلت ہے۔ ہم لوگ محض نعرے لگا کر اپنے مقاصد کو حاصل کر لینا چاہتے ہیں اور عملی میدان میں اپنے اندر کوئی خاص تبدیلی لانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہ ہماری خام خیالی ہے کہ اس طرح ملک سربلند ہو جائے۔ ملک کی سربلندی کے لئے ایثار و قربانی پہلا زینہ ہے۔ جب تک اس کے لئے تیار نہیں ہوتے ملک کا سربلند ہونا خواب سے بڑھ کر چنداں حقیقت نہیں رکھتا۔

طلباء کی اس بے راہ روی کے سلسلہ میں ہمارے نزدیک پہلی اور اہم ذمہ داری [illegible] کے والدین پر عائد ہوتی ہے۔ تعجب ہے کہ وہ والدین راتوں کو چین کی نیند کیسے سوتے ہیں جن کے جگر گوشے صبح کے وقت تعلیمی اداروں میں جانے کی بجائے گھومتے پھرتے اپنے منصوبوں کی تکمیل میں اپنا وقت عزیز کھو دیتے ہیں جس کے نتیجہ میں مالی اور جانی نقصان کے علاوہ خود ان کی اپنی تعلیم کے کتنے ہی ایام برباد ہو جاتے ہیں؟

غور کا مقام ہے کہ بے قابو ہونے والے نوجوان آخر کون ہیں؟ ہمارے اور آپ کے بچے ہی تو ہیں! اگر ان کے والدین ان کے گارڈین اپنی ذمہ داری کا احساس کریں تو ناممکن ہے کہ ان کی حرکات اس حد تک پہنچ جائیں کہ وہ کنٹرول سے باہر ہو جائیں۔ مگر اس زمانہ کی بڑی مصیبت یہی ہے کہ والدین خود ہی اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت سے غفلت برتتے رہے ہیں۔ ایسے لوگ جب اپنے بچوں کو سکولوں یا کالجوں میں داخل کر دیتے ہیں تو ان سے لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ حصول تعلیم کے سارے زمانہ میں اساتذہ کے ساتھ ساتھ والدین کی طرف سے اسی طرح نگہداشت اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے جیسا کہ سکول بھیجنے سے قبل۔ بیشک جوں جوں بچہ بڑھتا چلا جاتا ہے والدین کی نگرانی کی نوعیت بدلتی چلی جاتی ہے مگر والدین ہونے کے ناطے جس قسم کی ذمہ داری قدرت کی طرف سے ان پر ڈالی گئی اس ذمہ داری سے وہ کسی صورت میں بھی بچ نہیں سکتے۔ ایک باپ کا جس طرح یہ فرض ہے اپنے بچوں کی خوراک اور پوشاک کا اپنی طاقت کے مطابق اہتمام کرے اسی طرح اس کا یہ فرض بھی ہے کہ اس کے بچے کی تربیت ایسے ڈھنگ سے ہو کہ مستقبل قریب میں وہ جہاں اپنے ماں باپ اور خاندان کا نام روشن کرے ملک و قوم کے لئے بھی ایک مفید وجود ثابت ہو۔

ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتے ہیں کہ جن والدین نے اپنے بچوں کی تعلیم کے ساتھ ان کی تربیت میں بھی دلچسپی لی ہے۔ ان کے بچے نہ صرف یہ کہ خود ان کی آنکھ کی ٹھنڈک کا موجب بنے ہیں بلکہ وہ ملک و قوم کے لئے بھی ایک قیمتی وجود ثابت ہوتے ہیں۔ اس زمانے کی بڑی مصیبت یہی ہے کہ بیشتر والدین بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو بھولتے جا رہے ہیں۔ اس لئے بڑی ضرورت ہے اس امر کی والدین اس مسئلہ کو حل کرنے میں پورا پورا تعاون دیں اور ایسا کرنے میں خود ان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اور ملک و قوم کو جو فائدہ پہنچے گا اس سے مستزاد ہے۔!!

والدین کے بعد دوسرے نمبر پر اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔ اس وقت مختلف درسگاہوں میں تعلیم دینے کی جو صورت بن چکی ہے وہ بڑی ہی افسوسناک ہے۔ پہلے زمانوں میں اساتذہ و طلباء کا باہمی ارتباط بڑا ہی گہرا ہوتا تھا۔ جس طرح ماں اپنی چھاتیوں سے اپنے خون سے تیار ہونے والے دودھ سے بچے کو پروان چڑھاتی ہے اسی طرح اساتذہ بھی پورے انہماک، انس و محبت کے تحت پڑھاتے اور پوری لگن کے ساتھ حقیقی بچوں کی طرح شاگردوں کا خیال رکھتے اور شاگرد بھی اپنے اساتذہ کی فرمانبرداری اور اطاعت گذاری میں پیچھے چلے جاتے اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ طلباء میں معقولیت پسندی، احساس ذمہ داری کے قیمتی جوہر پیدا ہوتے علم کی قدر، بڑوں کا ادب وغیرہ اوصاف سے متصف ہوتے ادھر حصول علم سے فارغ ہوتے اور ادھر نئی ذمہ داریوں کو اٹھانے [illegible] ان سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے قابل بن جاتے۔!

پس دوسرے نمبر پر اساتذہ کرام کو چاہیئے کہ اپنے منصب عالی کو ہر آن پیش نظر رکھیں اور تعلیم دینے کے پیشے کو محض مزدوری کے طور پر نہ سمجھیں بلکہ اس معزز پیشہ کو ناقدردانی کی نذر ہونے سے بچائیں۔ دفع الوقتی کی بجائے پوری خیر خواہی اور گہری دلی ہمدردی اور پوری لگن کے ساتھ طالب علموں کو اپنے علم اور تجربہ سے مستفید فرمائیں۔ پھر دیکھیں کہ اکھڑے اکھڑے طالب علم بھی آپ کے حسن معاشرت کا گرویدہ ہوگا۔

اس موقعہ پر ہم اساتذہ کی اس مالی خستہ حالی سے بھی صرف نظر نہیں کر سکتے جس سے اساتذہ کا ایک بڑا طبقہ دوچار ہے۔ زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہا ہے۔ مگر ہمارے اساتذہ کی حالت وہی ہے جو آج سے ایک عرصہ پہلے تھی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اونچی سطح پر اس مسئلہ پر اچھی طرح سوچ بچار کی جائے۔ اور جلد از جلد اساتذہ کی خستہ حالی کو بدلا جائے۔ آپ کے بچوں کا استاد بہت اونچا درجہ رکھتا ہے۔ وہ اپنا دماغ نچوڑ کر آپ کے بچوں کو علم کے ذریعہ سے آراستہ کرتا ہے تو کیا آپ اس کو فکر معاش سے پورے طور پر مستغنی بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارا تماشہ ہے کہ اساتذہ کی مالی خستہ حالی کے نتیجہ میں اب اس لائن کی طرف عام لوگوں کی توجہ بھی نہیں رہی لوگ اسی لائن کو اختیار کر بیٹھے ہیں جہاں زیادہ فائدہ ہو۔ اگر سرکاری سطح پر اساتذہ کے حقوق کا تسلی بخش طور پر تحفظ ہو جاتے تو لازماً قابل سے قابل افراد اس لائن کو اختیار کریں گے اور ہر جہت سے فکر معاش سے مستغنی ہو جانے کے بعد وہ اپنی ذمہ داری کو بھی زیادہ خوش اسلوبی سے پورا کریں گے۔

موجودہ مظاہروں کو دیکھ کر ہماری یہ بھی پختہ رائے ہے کہ ملک میں ایک (باقی صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی چار عظیم الشان خصوصیات

یہ ہمارے لئے موعظہ، شفا، ہدایت اور رحمت کا موجب ہے بشرطیکہ ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

ہر ایک بشارت کے پورا ہونے کیلئے ایک وقت مقدر ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو وہ بشارت ضرور پوری ہو جاتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ پڑھی:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝ (یونس ع ۶)

(ترجمہ) اے رے تمام لوگو! جو اس دنیا میں بستے ہو یا مستقبل میں اس دنیا کو بساؤ گے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب آگئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ یعنی ہر اس بیماری کے لئے جو سینوں میں پیدا ہو سکتی ہے شفا دینے والی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے تو ان سے کہہ دے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے وابستہ ہے پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہیئے جو کچھ دنیا کے اموال اور اس کی لذتیں اور وجاہتیں اور اس کے اقتدار میں سے جمع کر رہے ہیں۔ سے یہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہے کہیں زیادہ بہتر ہے حضور نے فرمایا اس آیہ میں

قرآن کریم کے متعلق چار باتیں

بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ قرآن کریم کی تعلیم موعظۃ (نصیحت) ہے اور اللہ تعالیٰ جس رنگ میں بعض لوگوں کی گرفت کرتا ہے اور اور اپنے قہر اور غضب کا انہیں مورد ٹھہراتا ہے اور جس رنگ میں جن لوگوں پر اپنا فضل فرماتا ہے اور انہیں اپنی خوشنودی کے عطر سے ممسوح کرتا ہے ان کے واقعات ایسے رنگ میں بیان فرماتا ہے جو دلوں پر اثر کرنے والا اور دلوں کو نرم کرنے والا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ فرمایا کہ یہ کتاب شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ہے جو بیماریاں سینہ و دل سے تعلق رکھتی ہیں اس کتاب میں ان تمام بیماریوں کا علاج پایا جاتا ہے اور جو نسخے یہ کتاب تجویز کرتی ہے ان کے استعمال سے دل اور سینہ کی ہر روحانی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

تیسری بات

جو قرآن کریم کے متعلق یہاں بیان فرمائی ہے وہ هُدًى ہے۔ یعنی اس کی تعلیم ہدایت پر مشتمل ہے۔ وہ ان راہوں کی نشان دہی کرتا ہے۔ جو اس کے قرب تک پہنچانے والی ہیں اور منزل بہ منزل بہتر سے بہتر ہدایت ان کی طاقت و استعداد کے مطابق ان کو عطا فرماتا ہے۔ اور ہدایت کرتا چلا جاتا ہے حتی کہ بندہ اپنے اچھے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ جنت اور اپنے رب کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے۔

چوتھی بات

قرآن کریم کے متعلق یہاں یہ بتائی گئی ہے کہ ایمان والوں کے لئے یہ رحمت کا موجب ہے۔ یعنی جو لوگ بھی قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جو بڑا احسان کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیتا ہے۔

پہلی بات

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ قرآن کریم کے متعلق یہ بتائی گئی ہے کہ یہ موعظۃ ہے۔ موعظۃ یا وعظ کے عربی زبان میں معنے ہوتے ہیں۔ ایسی نصیحت جو جزا و سزا اور ثواب و عقاب کو اس طرح بیان کرنے والی ہو کہ اس سے دل نرم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور ان میں یہ خواہش پیدا ہو کہ دنیا کی ہر چیز کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی میں لگ جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے

سورۃ بقرہ میں

فرمایا ہے کہ ہم جو وعظ کرتے ہیں اور جس کا ذکر ہم نے قرآن کریم کے متعلق کیا ہے وہ یہ ہے وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ (سورۃ بقرہ آیت ۲۳۲) کہ ہم نے محض ایک کتاب ہی نہیں اتاری اور صرف کامل ہدایتیں ہی اس میں ہم بیان نہیں کرتے بلکہ ہم ان کی حکمتیں بھی بیان کرتے ہیں۔

پھر ہدایت کی وجہ بھی بتاتے ہیں

اس کے نتائج پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ ہم تمہارے سامنے ایک تصویر لا رکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو ہماری ہدایت سے منہ موڑتے ہیں ان کے ساتھ ہمارا کیا سلوک ہوتا ہے۔ وہ مسل کے رکھ دیئے جاتے ہیں اور ہمارا قہر انہیں خاک اور راکھ کر چھوڑتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ہماری ان ہدایات پر عمل کرتے ہیں ہم انہیں اس کا اچھا بدلہ دیتے ہیں اور انہیں اتنا خوشکن ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور اصلاح نفس کے ایسے مواقع انہیں میسر آتے ہیں کہ نفس باقی ہی نہیں رہتا صرف ہماری محبت ہی باقی رہ جاتی ہے۔

مختلف رنگوں میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو قرآن کریم میں ہدایت کی راہیں بتلاتا ہے۔ مثلاً وہ لوگ جنہوں نے پہلے رسولوں کا انکار کیا اور ان کی مخالفت کی جس قسم کی اور جس طرح انہیں سزائیں دی گئیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا بیان کثرت سے اس کتاب مجید میں پایا جاتا ہے۔

اسی طرح

وہ لوگ جو ایمان لائے

اور صدق و صفا سے انہیں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوا اور خدا تعالیٰ کی نعمتیں ان پر نازل ہوئیں ان کی بھی ایک تصویر ایک نقشہ قرآن شریف ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے۔ پس قرآن نصیحت بھی کرتا ہے۔ بعض باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور بعض باتوں سے روکتا ہے اور ساتھ ہی حکمتیں بھی بیان کرتا ہے کہ اس وجہ سے تمہیں باتوں سے روکا گیا ہے اور اس غرض کے لئے ان باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے

یہ سب باتیں مَوْعِظَةٌ کے اندر آ جاتی ہیں۔ فرمایا ہماری یہ کتاب جو ہماری ربوبیت کے مظاہرہ کے لئے نازل کی گئی ہے ہم اس کے ذریعہ تمہاری نشوونما کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں یہ خوبی ہے کہ یہ عقائد

دوسری بات

جو اس سورۃ [illegible] کے متعلق یہاں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ شفاء لما فی الصدور ہے یعنی [illegible] اور بیماری سینوں میں ہوتی ہے اس [illegible] لئے یہ کتاب بطور شفاء کے ہے۔ قرآن کریم میں تمام روحانی بیماریوں کا تعلق صدور یا دلوں سے قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝

اس میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ پناہ مانگو اس وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو ہر قسم کا وسوسہ ڈال کر شرارت سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

یہاں

ایک بنیادی اصول کا ذکر

فرمایا کہ تمام گناہ شیطانی وسوسہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور شیطان وسوسہ ڈال کر خود غائب ہو جاتا ہے اور جس کے دل میں وہ وسوسہ ڈالتا ہے اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ وسوسہ ڈالنے والی ہستی شیطان تھی یا کوئی نیک ہستی تھی۔ اگر شیطان خناس نہ ہو اور وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹنے والا نہ ہو تو کوئی عقلمند انسان شیطانی وساوس کا شکار ہو کر روحانی بیماری میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔

پس شیطان صرف وسواس ہی نہیں بلکہ خناس بھی ہے

پہلے وہ وسوسہ ڈالتا ہے

اور پھر وسوسہ ڈال کر خود پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ یعنی شیطان شیطان کی حیثیت سے اس شخص کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے پہلا گناہ جو انسان نے کیا وہ اسی وسوسہ کا نتیجہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فَوَسْوَسَ لَھُمَا الشَّیْطٰنُ کہ آدم اور حوا کے دل میں شیطان نے ایک وسوسہ ڈالا جس کے نتیجہ میں وہ ایک گناہ کے مرتکب ہوئے۔ اس کے بعد بھی جب کبھی انسان گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اسی شیطانی وسوسہ کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ مثلاً وہ لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ خدا کے جتنے رسول بھی آئے ہیں وہ تمہیں یہ تعلیم دیتے چلے آئے ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے اپنے رب اپنے اللہ سے خوف

زدہ رہنا خوف کی وجہ سے اور طمع کی وجہ سے تعلق قائم کرو۔ پس ہر وہ چیز جس کا خوف تمہارے دل میں پیدا ہو یا وہ چیز جسے تم سمجھو کہ نفع پہنچانے والی ہے تم اس کی عبادت کرو۔ کیونکہ مذکورہ تعلیم کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ تو سانپ کی عبادت اور خوف کی وجہ سے شیطانی وسوسہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ بڑ کے درخت کی عبادت بھی جو اس آرام (طمعاً) کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ جو اس کے نیچے بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے تو یہ سب شیطانی وسوسہ کا نتیجہ ہے

پس

ہزاروں مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں

جو شیطان کے وسوسہ کے نتیجہ میں شرک کے پیدا ہونے کو ثابت کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر گناہ کا تعلق شیطانی وسوسہ سے ہے اور شیطان یہ وسوسے انسان کے دل اور سینہ میں پیدا کرتا ہے گویا تمام روحانی بیماریوں کا مقصد انسان کا سینہ یا اس کا دل ہے کیونکہ شیطانی حربوں اور حیلوں، اور تدبیروں کی آماجگاہ صدر انسانی ہی ہے۔ اور روحانی ترقیات کے لئے پہلے سینہ و دل کی صفائی اور صحت و سلامتی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بیمار سینہ و دل کفر کے لئے کھل جاتا ہے اور ایمان کے بدلے مشغل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

وہ جنہوں نے شیطانی وساوس کو قبول کر کے اپنا سینہ کھول دیا۔ ان پر اللہ کا بہت بڑا غضب نازل ہوگا اور ان کے لئے بہت بھاری عذاب مقدر ہے۔

تو اس آیہ میں بتایا کہ شیطانی وسوسہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کا سینہ کفر کے لئے کھل جاتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں

شرح کے لفظ کو

ان سینوں و دلوں پر بھی استعمال کیا ہے جو کفر کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ اور جب کی کھڑکیاں خدا کی طرف کھل جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا

فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۔

(سورۃ الحج آیۃ ۴۷)

کیونکہ اصل بات یہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے) کہ حق و صداقت اور نشانات اور آیات کے تعلق میں ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل، جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں یوجہ اس کے کہ شیطانی وسوسہ ان کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور روحانی شعاعیں دلوں تک پہنچ نہیں سکتیں اور روحانی نور انہیں حاصل نہیں ہو سکتا پس لئے اس اندھے پن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے دور چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ہے۔ یعنی

سینہ کی تمام روحانی بیماریوں کی شفاء

اس میں پائی جاتی ہے جو وسوسہ بھی شیطان دل میں ڈالے اسے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک ہدایت اور تعلیم دی ہے۔ اگر تم غور سے کام لو اگر تم اس کے مطالب اور معارف تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ اور جب شیطان تم پر حملہ آور ہو رہا ہو قرآن کریم ہاتھ میں لے کر تم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو وہ تم پر غالب نہیں آ سکتا اور نہ تمہیں بیمار کر سکتا ہے بلکہ قرآنی نور تمہارے سینوں اور دلوں میں اس طرح پھیل جائے گا کہ شیطان جو ظلمت میں دیکھتا ہے اور نور سے ڈرتا ہے تمہارے سینہ و دل کے قریب بھی آنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔

تو فرمایا کہ ہماری یہ تعلیم (قرآن کریم) ایک شفاء ہے۔ اور

اس کی ایک واضح مثال یہ ہے

کہ جو بشارتیں یہ دیتا ہے جب وہ پوری ہو جاتی ہیں تو وہ شفاء کا کام دیتی ہیں۔ اور شیطان کے اس وسوسہ کو مجددر کرتی ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو ترقیات، کامیابیوں اور فتح و نصرت کے وعدے کئے تھے وہ جھوٹے تھے وہ پورے نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی بہت سی بشارتیں ایک لمبا عرصہ گذرنے اور منکرین کو ٹھٹھا اور استہزاء کر لینے کا موقعہ دینے کے بعد پوری ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا۔

(سورۃ احزاب آیۃ ۱۳)

یعنی جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے کہنے لگ گئے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے ایک

جھوٹا وعدہ کیا تھا"۔

جب دیر ہو جاتی ہے تو یہ وسوسہ شیطان ان کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۶۸ء میں یہ الہام ہوا کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

اس پر جب ایک لمبا عرصہ گزر گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے پورے ہونے کے سامان پیدا نہ کئے تو دشمن نے ہر طرح سے اس کا مذاق اڑایا اور استہزاء کیا اور ٹھٹھا سے باتیں کیں تب قریباً ایک سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ گیمبیا جو مغربی افریقہ کا ایک ملک ہے۔

اسے آزاد کرایا اور پھر وہاں

ایک احمدی مسٹر سنگھیٹے صاحب

کو جو اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ بھی تھے گورنر جنرل بنا دیا۔ پھر انہوں نے مجھ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کپڑا بطور تبرک طلب کیا اور لکھا کہ میں نے بڑی دعائیں کی ہیں اور بڑے خشوع اور تضرع کے ساتھ اپنے رب کے سامنے جھکا ہوں کہ وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے سے برکت حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ پہلے مجھے گھبراہٹ تھی کہ ان کے مطالبہ کے لئے انہیں کپڑا ملنے میں غیر معمولی دیر ہو رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت کچھ اور ہی تھی۔ آخر وہ کپڑا ان کو یہاں سے روانہ کر دیا گیا۔ اور وہ کپڑا ان کو جس دن صبح بذریعہ ڈاک ملا اسی رات کو بی۔ بی۔ سی سے یہ اعلان ہوا کہ ان کو ایکٹنگ گورنر جنرل سے گورنر جنرل بنا دیا گیا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس

رسول کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے شدید محبت پیدا ہو گئی جس محبت کا اظہار انہوں نے پہلے ایک تار اور پھر ایک خط کے ذریعہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک اور دنیوی فضل کیا آج ہی ان کا تار ملا ہے جس میں انہوں نے اطلاع دی ہے کہ مجھے حکومت برطانیہ نے

Knighthood

(نائٹ ہڈ) عطا کیا ہے میری طرف سے جماعت کو مبارکباد پہنچا دیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ ان کے لئے جسمانی اور روحانی برکتوں کے سامان پیدا کر رہا ہے وہاں ان کے ماحول میں بھی ایک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ پچھلے خط میں انہوں نے مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ ہمارے ملک میں لوگ احمدیت کی صداقت اور حقانیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

بیرونی ممالک میں جو نئے احمدی ہو رہے ہیں ان کے لئے خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر رہا ہے کہ انہیں روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ دنیوی ترقی بھی حاصل ہو جاتی ہے تا کہ ان کے دل ہر طرح کی نعمتوں کے حصول کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوں اس وقت میں یہ مثال دے رہا تھا کہ

یہ الہام ۱۸۶۸ء میں ہوا تھا

پھر قریباً سو سال تک یہ الہام پورا نہیں ہوا۔ مومن کا دل تو یقین سے پُر تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ ہر ایک بشارت کے پورا ہونے کے لئے ایک وقت مقدر ہے۔ جب وقت آئے گا تو وہ بشارت بھی ضرور پوری ہو گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی لیکن اس کے برعکس جو دل کے اندھے تھے انہیں ٹھٹھے اور ہنسی کا موقع ملتا رہا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بڑا فرق ہے۔۔۔ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی بعض بڑی فتوحات مقدر کی ذات سے تعلق رکھتی تھیں اور آپ کی زندگی میں مقدر تھیں لیکن ساری فتوحات کا زمانہ جیسا کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے تین سو سال تک ممتد ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری نسلوں نے یکے بعد دیگرے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اسلام کے لئے قربانیاں دینی ہیں اور ہر نسل نے اللہ تعالیٰ کی بعض بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھنا ہے

بہر حال

الٰہی جماعتوں کے دلوں میں

شیطان وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش تو کرتا ہے لیکن منافقوں کے سوا اوروں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرنے کی اہلیت اور قابلیت نہیں۔ اس کو مومنوں پر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کوئی غلبہ اور کوئی سلطان عطا نہیں کیا جاتا

پس جو بشارتیں ایسے سلسلوں کو دی جاتی ہیں جنہوں نے آخری اور عظیم فتح سے پہلے نئی منزلیں طے کرنا ہوتی ہیں۔ وہ بشارتیں درجہ بدرجہ اور منزل بہ منزل پوری ہوتی رہتی ہیں اور مومنوں کے دلوں کی تقویت کا باعث بنتی رہتی ہیں۔ چنانچہ دیکھو کہ ہمارے زمانہ میں الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

کس شاندار طریق سے پورا ہوا

کہ اس کے بعد ہمارے دلوں میں ذرہ بھر بھی شک نہیں رہ سکتا کہ وہ دیگر بشارتیں جو ہمیں دی گئی ہیں وہ بھی اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر رہیں گی۔

فرمایا ہے کہ وہ منافق اور شکی لوگ جن کے دل روحانی طور پر بیمار ہیں۔ اور شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ پیدا کر چکا ہے۔ وہ اعتراض کرنے لگتے ہیں کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا۔ ہم سے دھوکا کیا گیا ہے اور جو بشارتیں ہمیں دی گئی تھیں وہ پوری ہونے والی نہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے

اس قسم کے خیالات کو دور کرنے کا ذکر

سورۂ توبہ میں اس رنگ میں کیا ہے

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔

کہ یہ لوگ تمہارے مقابلے میں تلواریں لے کر نکلے ہیں ہماری طرف سے تمہیں یہ بشارت ہے کہ تم کامیاب ہو گے ناکام نہیں ہو گے ناکامی ان مشرکوں اور منافقوں کی قسمت اور حصہ ہے۔ تم ان سے لڑو اور جنگ کرو۔ اگر اللہ چاہتا تو پہلی قوموں کی طرح تمہیں جنگ کی دعوت نہ دیتا بلکہ خود آسمانی عذاب سے ان کو ہلاک کر دیتا لیکن خدا نے تمہیں خوش کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دلوائے گا اور ان کو رسوا کرے گا۔ اور آسمانی نصرت تمہیں حاصل ہو گی تا دنیا دیکھے کہ جو خدا کے ہو جاتے ہیں اور جنہیں

خدا کی نصرت

حاصل ہوتی ہے وہ کمزور سے کمزور اور نہتے ہونے کے باوجود اپنے طاقتور، امیر اور ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس دشمن پر غالب آتے ہیں۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اس طرح پیشگوئیاں پوری کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں کو شفا دیتا ہے اور شیطانی وساوس سے ان کی حفاظت کرتا ہے۔

شِفَاءٌ کے معنی صرف یہی نہیں کہ پہلے بیمار ہو اور پھر اسے صحت ہو جائے شِفَاءٌ کے معنی یہ بھی ہیں کہ بیماری سے محفوظ کر لے جیسا کہ آجکل بھی بعض دوائیں بیماری سے محفوظ کرنے کے لئے دی جاتی ہیں۔ مثلاً ہیضہ وغیرہ کے ٹیکے لگتے ہیں۔ اس وقت ہیضہ کا مرض لاحق تو نہیں ہوتا بلکہ وہ ٹیکہ ہیضہ سے محفوظ رکھنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ اس معنے میں بھی يَشْفِ کا لفظ استعمال ہوتا ہے

تو فرماتا ہے کہ جو بشارتیں، جو

آسمانی نشان اور آیات کے وعدے

تمہیں دیئے گئے ہیں میں انہیں پورا کرتا ہوں تا کہ تم شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہو۔ اور ان سے تمہیں ہمیشہ نجات ملتی رہے۔ قرآن کریم نے شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ کی تفسیر میں مختلف طریقے بیان کئے ہیں۔ میں نے اس وقت صرف ایک مثال اپنے دوستوں اور بھائیوں کے سامنے بیان کی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ کتاب مَوْعِظَةٌ اور شِفَاءٌ ہی نہیں بلکہ هُدًى بھی ہے۔

جسمانی لحاظ سے اگر آپ غور کریں

تو جس شخص نے جسمانی نشو و نما حاصل کرنی ہو۔ اپنی جسمانی قوتوں اور استعدادوں کو اپنے کمال تک پہنچانا ہو۔ اور اپنی زندگی کو کامیاب بنانا ہو اس کے لئے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ ہو۔ تو فرمایا کہ ہم نے قرآن میں ایسا انتظام کر دیا ہے کہ تمام وہ

. . . .

روحانی بیماریاں جو شیطانی جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں۔ پہلے ان بیماریوں کو دور کر دیا جائے اور مومنوں کے روحانی وجود میں کوئی شیطانی وسوسہ باقی نہ رہنے دیا جائے۔ اور اس طرح ان کا وجود روحانی طور پر صحت مند ہو جائے۔ لیکن اتنا ہی کافی نہیں۔ یہاں سے تو اصل کام شروع ہوتا ہے تو فرمایا کہ چونکہ تم روحانی ترقیات کے حاصل کرنے کے قابل ہو گئے ہو۔ اس لئے اگلے مرحلہ پر بھی یہ کتاب تمہاری رہنمائی کرتی ہے۔ فرمایا هُدًى یہ قرآن تمہارے لئے هدی ابتدا بھی ہے عربی زبان کے لحاظ سے

اس کے معنی یہ ہیں

کہ اس کتاب میں ایسی تعلیم نازل کی گئی ہے جو آج ہی نہیں بلکہ قیامت تک انسان کی صلاحیت اور استعداد کے مطابق اس کی رہنمائی کرتی چلی جائے گی (کیونکہ اس آیت میں یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ سے خطاب کیا گیا ہے) وہ قرآنی ہدایت رضائے الٰہی کی راہوں پر گامزن ہونے کا طریقہ بتلاتی ہے اور بتلاتی چلی جائے گی۔ وہ روحانی ترقیات کی غیر محدود راہیں اس پر کھولتی ہے۔ اور کھولتی چلی جائے گی۔ اور ہر منزل پر پہنچ کر اسے ایک نئی بلندی اور رفعت عطا کرتی ہے۔ اور پہلے سے بڑھ کر اخلاص اور وفا اور قربانی کا عملی نمونہ اسے پیش کرنے کی توفیق دیتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مرد مومن ایثار اور محبت کی انتہائی رفعتوں کو اس کی اور محض اس کی برکت سے حاصل کر لیتا ہے اور اس کا انجام بخیر ہو جاتا ہے اور وہ اپنے محبوب، اپنے مطلوب اور اپنے مقصود اور اپنی جنت اور اپنے رب کی رضا کو پا لیتا ہے۔ اس طرح انسان کے فطری قویٰ کو صحیح اور احسن راستہ پر چلانے کی طاقت

اس کتاب میں بھی کوئی شک نہیں ہے

چوتھی بات

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب مجید کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ یہ رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت کا مظہر ہے جب اللہ تعالیٰ کے لئے یہ استعمال ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں انعام دینے والی، فضل کرنے والی، احسان کرنے والی اور اپنی مغفرت میں ڈھانپ لینے والی ہستی۔

تو فرمایا کہ ہم جو رحمٰن اور رحیم ہیں رحمت کا منبع اور سرچشمہ ہیں ہم نے قرآن مجید کو رحمۃ للمؤمنین یعنی مومنوں کے لئے بطور رحمت نازل کیا ہے۔ تا اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر انسان ہماری رضا اور مغفرت حاصل کرے اور اس کے ذریعہ سے روحانی بیماریوں کو دور کرے پھر اس کی ہدایت کے فیض کے نتیجہ میں وہ روحانی ترقی کرتا چلا جائے اور اس کا انجام بخیر ہو۔ لیکن فرمایا ہے کہ یہ بے شک ھدًی اور رحمۃ ہے۔ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِلْمُؤْمِنِیْنَ یعنی ان لوگوں پر یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ اگر وہ اس پر ایمان لانے کا اظہار اور اقرار نہ کریں اور اس کی بتائی ہوئی ہدایتوں کے مطابق اس پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں اور اپنی زندگیوں کو

قرآن کریم کے مطابق نمونہ

بنانے کی سعی نہ کریں اور اگر وہ خدا کی نظر میں حقیقی مومن نہ بنیں تو یہ کتاب ان کے لئے رحمت نہیں رحمت ہوگی۔ کیونکہ ان کو ایک نور دیا گیا لیکن انہوں نے اس نور پر ظلمت کو ترجیح دی۔ ایک روشنی انہیں عطا ہوئی۔ لیکن وہ اس روشنی سے بھاگ نکلے۔ اور اندھیروں میں جا چھپے۔ ایک شفاء آسمان سے ان کے لئے نازل ہوئی مگر انہوں نے گند کو اختیار کیا اور بیماری کو صحت پر ترجیح دی۔

پس جو مومن نہیں ان کے لئے یہ رحمت نہیں ہے۔ مگر جو مومن ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ان پر نازل ہوگا اور اس کی رحمتوں کے وہ وارث ہوں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں یہ فرمایا قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا

ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝

کہ

اپنے عقائد اعمال اور اخلاق حسنہ پر غور کرنا

تم میں تکبر، خود پسندی، خود نمائی، اور ریا پیدا نہ ہو۔ اپنے کو کچھ نہ سمجھنا کسی خوبی کا اپنے آپ کو مالک خیال نہ کرنا۔ کہ تمہارا روحانی بیماریوں سے شفا پا جانا۔ اور رضاء الٰہی کی راہوں کو اختیار کر کے تمہارا انجام بخیر ہونا تمہاری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے وابستہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوش ہو اور سرور ابدی کے جام پیو کہ تمہارا رب محض اپنے فضل سے تم پر رجوع برحمت ہوا۔ اور اس نے محض احسان کے طور پر تمہیں وہ دیا۔ جو دنیا کی تمام عزتوں اور دنیا کی تمام وجاہتوں، اور دنیا کی تمام لذتوں، اور دنیا کی تمام خوشیوں اور دنیا کے تمام اموال سے بہتر اور احسن ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم اٰمین۔

طلباء کے مظاہرے (بقیہ صفحہ ۲)

ایسا قانون بنا دیا جانا چاہیئے جس کے تحت طلباء کو سیاست میں حصہ لینے سے قانونی طور پر روک دیا جائے۔ حالیہ ہنگاموں کے سلسلہ میں زیادہ تاثر یہی ہے کہ ناپختہ کار طلباء کو جلانے میں مفاد پرست افراد کا ہاتھ ضرور ہے چنانچہ جس جگہ بھی ایسے ہنگامے برپا ہوئے ہیں ابتداء میں کوئی بڑی بات نہیں ہوئی ہاں ہنگاموں کے لئے معمولی بات کو بہانہ بنا لیا گیا۔

پس ہمارے نزدیک طلباء کو سیاست سے اسی طرح دور رکھنا بہتر ہے جس طرح ہو سکتے کو کھلونوں کو انگیٹھی سے آپ اپنے لخت جگر بچے کو دور رکھتے ہیں البتہ وہی بچہ جب اپنا شعور پختہ کر لیتا ہے تو وہ جانتے کو ٹوں کی دہی انگیٹھی کے قریب ہوتی ہے اور کسی کو اس سے دور رکھنے کی حاجت پیدا نہیں ہوتی۔

الغرض یہ چند باتیں ہیں جب تک ان پر اہم طرح سے غور نہیں کیا جاتا اور ان کے مطابق کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا جاتا طلباء کی حالت دن بدن زیادہ پریشان کن ہوتی چلی جائے گی اور مستقبل کے شہری اپنے اسلاف کے اچھے جانشین نہ بن سکیں گے۔ اور جب زمانہ کی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر آن پڑیں گی تو وہ اپنے اسلاف کو بھی معاف نہیں کریں گے جنہوں نے ان کی اصلاح کی بروقت تدبیر نہ کی!! العیاذ باللہ۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے لئے

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی کا روح پرور پیغام

ناصرات الاحمدیہ قادیان کے دوسرے سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں خاکسارہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان کی درخواست پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے ازراہ کرم حسب ذیل روح پرور پیغام ارسال فرمایا جسے اجتماع کے پہلے روز محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ (خاکسارہ حلیمہ بشریٰ قمار پوری)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ناصرات الاحمدیہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہاری خواہش پر تمہارے لئے چند سطور لکھ کر بھجوا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سالانہ اجتماع کو کامیاب اور مبارک فرمائے اور اس کے نتیجہ میں تم سب میں نئی امنگ اور کام کا جذبہ پیدا ہو۔ آمین۔

میری عزیز بچیو! تم مسلمان ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل دین کامل فرمانبرداری کا نام ہے ہمارا نصب العین ہر حال میں قرآن مجید کے احکام کی کامل فرمانبرداری ہونا چاہیئے اور یہ نصب العین اسی وقت حاصل کیا جا سکتا ہے جب ہر بچی قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ جانتی ہو۔ جب تک آپ قرآن مجید پڑھتے ہوئے آیات کا مطلب نہیں سمجھتیں اس پر عمل بھی نہیں کر سکتیں اور کامل فرمانبرداری کے لئے قرآن کا علم ضروری ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تشریح بھی تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی اطاعت کی جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو سامنے رکھ کر آپ کے ہر ارشاد کی تعمیل میں زندگی بسر ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں دنیا کی تمام تعلقات ہیچ ہو جائیں یہ مرتبہ حاصل کرنے کے لئے جو ہماری زندگی کی غرض وغایت ہے تمہارا علم دین حاصل کرنا بڑا ہی ضروری ہے۔ اسلئے کوشش کرو کہ ہر بچی قرآن ناظرہ جانتی ہو، ہر بچی نماز کا ترجمہ جانتی ہو۔ اور پھر اس کے بعد اگلا قدم یہ ہو کہ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا شروع کرو۔ اور جتنا جتنا پڑھتی جاؤ اسے یاد رکھو اور اس پر عمل کرو۔ اور کوشش کرو کہ تمہارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو تمہاری زندگی۔ تمہارا کردار۔ تمہارے افعال۔ تمہارے اخلاق تمام قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے کہ تم صرف نام کی ناصرات الاحمدیہ نہ ہو بلکہ حقیقت میں ناصرات الاحمدیہ ثابت ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسارہ مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۶۶-۹-۳

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا دوسرا سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ مدظلہا العالی کا ناصرات الاحمدیہ کے نام رُوح پرور پیغام

تلاوت قرآن کریم اور دینی عنوانات پر احمدی بچیوں کے پُر لطف تقریری مقابلے

رپورٹ مرتبہ عزیزہ حلیمہ لبشریٰ بقاپوری سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور اس کا احسان ہے کہ ناصرات الاحمدیہ قادیان کو اس سال دوسرا سالانہ اجتماع کرنے کی توفیق ملی۔ پہلا اجتماع گزشتہ سے پیوستہ سال جنابہ تبلیغ ۹ و ۱۰ ستمبر ۱۹۶۴ء منعقد ہوا اور ارادہ تھا کہ ہر سال اسی طرح کیا جائے لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے گزشتہ سال کچھ اس قسم کے حالات پیش آئے کہ اس پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا اوّل تو ماہ ستمبر میں ملک میں ہنگامی حالات جاری رہے جس کے سبب ناصرات کو اجتماع کے لئے تیاری کرنے کا موقع میسر نہ آیا۔ اور حالات کے کسی قدر سازگار ہو جانے کے جلد بعد مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال کے سبب دنیا بھر کی جماعت ایک گہرے غم والم میں ڈوب گئی۔ حضور کی وفات کا صدمہ کوئی معمولی نہ تھا۔ حضور کے ساتھ ہر جماعت کے ہر فرد کو جس گہرے دلی محبت اور فدائیت کا تعلق تھا اسی قدر ہر دل نے حضور کی جدائی کو شدت سے محسوس کیا اس عظیم صدمہ کے ساتھ بڑی قدرتوں کے مالک خدا نے جماعت کے زخمی دلوں کو سہارا دینے کے لئے بہت جلد خلافت ثالثہ کو قائم کر دیا۔ اور ربوہ میں متفقہ طور پر سیدنا حضرت میرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الثالث کے طور پر منتخب کر لیا گیا۔ حضور کی بروقت تیادت اور پُر شفقت سلوک سے طاقت پا کر احباب جماعت نئے ولولہ اور شوق کے ساتھ خدمت و اشاعت دین کے کاموں میں لگ گئے۔ اسی طرح یہ خلافت ثالثہ کی پہلی عظیم برکت جماعت نے مشاہدہ کی۔

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ کے دونوں گروپوں کا عام دینی معلومات اور قرآن مجید میں سے نصف پارہ اول با ترجمہ و نماز سادہ و با ترجمہ کا امتحان لیا۔ جس کا نتیجہ گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے لئے مندرجہ ذیل دو روزہ پروگرام تجویز کیا گیا تھا:۔

اجتماع کے پہلے دن گروپ نمبر ا یعنی گیارہ سے پندرہ سال کی لڑکیوں کے گروپ کے لئے حسب ذیل مقابلہ جات تجویز کئے گئے:۔

(ا) مقابلہ تلاوت قرآن مجید (تیسرے یا چوتھے پارے میں سے)

(ب) حسب ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر پانچ منٹ کی زبانی تقریر۔

(۱) سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

(۲) پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(۳) حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے کارنامے

(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام

دوسرے روز گروپ نمبر ۲ ۸ سال سے ۱۰ سال کی لڑکیوں کے گروپ کے لئے حسب ذیل مقابلہ جات تجویز کئے گئے:۔

(ا) مقابلہ تلاوت قرآن مجید (دوسرے پارے میں سے)

(ب) حسب ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تین منٹ کی زبانی تقریر:۔

(۱) نماز کی اہمیت

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق

(۳) ہمیں اپنا مذہب کیوں پیارا ہے۔

(۴) احمدی بچیوں کے فرائض

اجتماع کی تیاری اجتماع ۱۲/۱۳ اکتوبر دوپہر کے بعد تین بجے نصرت گرلز سکول میں منعقد کیا گیا۔

۱۲ اکتوبر کو صبح سکول کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور جھنڈوں سے خوب سجایا گیا۔ دونوں گروپس کی لڑکیاں سفید لباس میں، بڑے گروپ کا جھنڈا چونکہ فیروزی ہے فیروزی ربن اور چھوٹے گروپ نے سرخ ربن باندھے ہوئے تھیں۔ اجتماع سے قبل لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں اور مسجد مبارک کے پوردہ میں اعلان کے ذریعہ ممبرات لجنہ اماء اللہ کو بھی تشریف لا کر اجتماع کی رونق بڑھانے اور بچیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ الحمد للہ کہ اس سال پہلے سے زیادہ تعداد میں احمدی خواتین تشریف لاتی رہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پہلے روز کی کارروائی مقررہ پروگرام کے مطابق پہلے روز کا اجتماع زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ شروع ہوا۔ اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے ہوا۔ نظم کے بعد ناصرات الاحمدیہ قادیان کے نام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (جو پیغام دوسری جگہ درج ہے) سب بچیوں اور حاضرات نے بڑی توجہ سے سُنا۔ پیغام کے بعد حضرت صدر صاحبہ نے خاکسارہ کو گذشتہ دو سال کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔

خلاصہ رپورٹ سالانہ ناصرات الاحمدیہ قادیان کی کارگزاری کی تفصیل پیش کرتے ہوئے خاکسارہ نے بتایا کہ گزشتہ سال ہنگامی حالات وغیرہ پیش آجانے کے سبب کل ۴۶ اجلاس منعقد ہوئے اس عرصہ میں نائب سیکرٹری صاحبہ محترمہ نعیمہ شمیم صاحبہ کی شادی ہو جانے کے باعث ان کی جگہ حمیدہ یمین صاحبہ کا نائب سیکرٹری کے طور پر انتخاب ہوا۔ اسی طرح مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۶ء کو جلسہ مقامی ناصرات الاحمدیہ نے متفقہ طور پر صاحبزادی امۃ العلیم عصمت کو اپنے لئے مانیٹر منتخب کیا۔

مذکورۃ الصدر ۴۶ اجلاسوں میں ناصرات نے ۳۱ مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ بچیوں کو مختلف دینی معلومات اور چہل حدیث سے ترجمہ کے ساتھ احادیث یاد کرائی گئیں۔ جلسہ سالانہ قادیان بابت ۱۹۶۵ء میں ناصرات کی ۹ لڑکیوں کو تقاریر اور نظم پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سال رواں میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر اس اہم پیشگوئی کے متعلق خاص معلومات بچیوں نے ازبر کئے ہوئے تھے جس کا امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں اوّل دوم سوم آنے والی تین بچیوں کو حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے علی الترتیب آٹھ، چھ اور پانچ روپے کے نقد انعام دیئے۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کو دینی معلومات کا امتحان ہوا جس میں ۷ بڑے گروپ کی لڑکیاں اور ۵ چھوٹے گروپ کی لڑکیاں شریک ہوئیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ناصرات نے ۷۵ روپے چندہ ممبری ادا کیا۔ اور مبلغ ۵۰/۶۸ مسجد ڈنمارک کے لئے بچیوں نے چندہ دیا۔

گروپ نمبر ا کے علمی مقابلہ جات پہلے دن گروپ نمبر ا یعنی بڑی لڑکیوں کے علمی مقابلے تھے چنانچہ پہلے قرآن کریم کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۲ لڑکیوں نے حصہ لیا اور ججز کے متفقہ فیصلہ کے ماتحت صاحبزادی امۃ العلیم عصمت اوّل محمودہ بیگم دوم لبشریٰ بیگم قادیانی و عائشہ صدیقہ بنت (؟) سلطانہ سوم رہیں۔ دوسرے نمبر پر تقریری مقابلہ تھا۔ جس میں ۲۲ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت اوّل عزیزہ مبارکہ دوم عائشہ صدیقہ سوم قرار دی گئیں۔ باقی لڑکیوں نے بھی بہت اچھی تقاریر کیں۔

اجتماع کا دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے روز کی کارروائی بھی زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے شروع ہوئی۔

اس روز گروپ نمبر ۲ ۸ سال سے ۱۰ سال کی بچیوں کے علمی مقابلے تھے۔

(ا) سب سے پہلے تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ جس میں ۱۰ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ ججز کے متفقہ فیصلہ کے تحت عائشہ بیگم و صاحبزادی امۃ الکریم کو کتب و امۃ الرحمٰن اوّل و بشریٰ صادقہ حمیدہ دوم قرار دی گئیں۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔

(ب) تقریری مقابلہ میں صاحبزادی امۃ الکریم

کوکب اوّل ڈلہیرہ بدر تقا پوری دوئم۔ ناصرہ بیگم سوئم رہیں۔

اس کے بعد حضرت صدر صاحبہ نے اپنی صدارتی تقریر میں سب بچیوں کو زریں نصائح سے مستفیض فرمایا۔ آپ نے خصوصیت سے بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ اور اس کے بعد با ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث برابر اپنے خطبات میں جماعت کو اس طرف توجہ دلا رہے ہیں اس لئے حضور کے حکم کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے باقاعدگی سے پڑھو جتنا تم سکول میں پڑھ سکتی ہو پڑھو اور اس کو یاد رکھو۔ پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر قرآن مجید صحت کے ساتھ پڑھو۔ تمہارا تلفظ صحیح ہونا چاہیئے۔ جس طرح تم انگریزی اور ہندی کے الفاظ کا صحیح تلفظ یاد رکھتی ہو۔ اسی طرح قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اس سے ہماری ساری زندگی کی فلاح و بہبود وابستہ ہے

تقسیم انعامات کے سلسلہ میں آپ نے بچیوں کو خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ جن بچیوں نے انعام حاصل کئے ہیں ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اور جو انعام نہیں لے سکیں وہ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی جد و جہد جاری رکھیں یہ خامیاں لگاتار کوشش اور ذوق شوق سے سنجیدہ دار پروگرام میں حصہ لینے کے ساتھ ہی دور ہوں گی۔

تقسیم انعامات مقابلہ جات کے سب پروگراموں کے بخیر و خوبی مکمل ہو جانے کے بعد تقسیم انعامات کا مرحلہ تھا۔ خاکسارہ نے حضرت صدر صاحبہ سے درخواست کی کہ اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائیں۔ چنانچہ محترمہ صدر صاحبہ نے ازراہِ شفقت و کرم تمام دینی معلومات میں بھی اور مقابلہ جات میں اوّل، دوئم، سوئم آنے والی بچیوں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے نیز محترمہ صدر صاحبہ اور بعض خواتین نے اپنی طرف سے ازراہِ نوازش بعض بچیوں کو ان کی حوصلہ افزائی کے طور پر سپیشل انعامات بھی عطا فرمائے۔

شکریہ تقسیم انعامات کے بعد خاکسارہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جن کی خاص توجہ اور موقعہ پر مشفقانہ ہدایات کے ماتحت اجتماع کا سارا انتظام کیا گیا۔ آپ نے بہت محبت اور شفقت سے ہم دونوں سیکرٹریان کی راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم کو آپ کے قدموں میں دین کی اعلیٰ خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اسی طرح محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مقامی بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جو اپنا حرج کر کے ہمارے اجتماع کی رونق بڑھانے کے لئے تشریف لائیں۔ اور ننھی بچیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ سب حاضرات سے دعا کی درخواست کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک و صالحہ اور دین کی خدمتگزار بنائے اور اسلام کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رکھے اور محبوب امام کی قیادت میں اسلام و احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق دے اور حضور کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کی ساری دنیا میں جلد جلد ترقی ہو۔ آمین۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعائے مغفرت

عزیزم میاں سید ریاض الدین احمد جو جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا ایک پُر جوش نوجوان اور سید فیاض الدین احمد مرحوم کا لڑکا تھا اچانک مورخہ ۲۸ر اگست سنہ ۶۶ء کو سانپ ڈس جانے کی وجہ سے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اس کی وفات جماعت سونگھڑہ کے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ مرحوم نے اس جوان سالہ مرگ میں ایک لڑکی اور بیوہ چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ مرحوم جماعتی کاموں میں ہمیشہ دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک سرگرم رکن بھی تھا۔ مرحوم کی والدہ کو خاص طور پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار سید صمصام الدین احمد عفی عنہ
از سونگھڑہ کٹک

آپ کی اعانت کے اچھے نتائج

جن احباب کرام نے اخبار بدر کی اعانت میں حصہ لے کر غیر از جماعت دوستوں کے نام بدر جاری کرایا ہے۔ ان کی اس اعانت سے بفضلہ تعالیٰ ملک کے مختلف حصوں میں نیک نتائج نکل رہے ہیں۔ اور ملک کے سنجیدہ طبقہ میں احمدیت کو سمجھنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو رہی ہے اس طرح سے

بدر کی اعانت

کرنے والوں کو صدقہ جاریہ کا ثواب مل رہا ہے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ جن دوستوں نے بدر کی اعانت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مال و دولت میں برکت دے۔ اور ان کے دل روحانیت سے مالا مال ہو جاویں۔

ایک ایسے ہی سنجیدہ مزاج دوست کی بدر کے متعلق تازہ رائے ملاحظہ ہو وہ لکھتے ہیں:۔

"آپ کی غیر معمولی عنایت و شفقت کی بدولت عرصہ دراز سے بدر کے مطالعہ کا موقعہ نصیب ہے۔ یقین کیجئے اکثر خود پر ندامت اور آپ کی عالی ظرفی پر رشک ہونے لگتا ہے۔

جس وقت اخبار ملتا ہے۔ اس وقت سے دوسرا اخبار ملنے تک برابر اس کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ ابتداء سے آج تک جتنا کچھ پڑھا اور دیکھا یقین کیجئے کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوتی جو طبیعت کو جچتی نہیں ہے۔

سیدنا مسیح موعود۔ اور دیگر خلفاء حضرات کے جو کچھ ارشادات ہیں وہ بھی اعتراضات سے خالی۔ ہر بات قرآن کریم کے حوالہ سے بتائی۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا آخر اختلاف کیوں اور کہاں ہیں؟"

جن مخیر احباب نے ابھی تک بدر کی اعانت میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اگر اس قسم کے صدقہ جاریہ میں اپنی نیک کمائی کا کچھ حصہ لگا دیں۔ تو امید ہے کہ اس طرح سب کی اجتماعی کوششیں زیادہ بہتر نتائج پیدا کریں گی۔

خدا تعالیٰ آپکے دلوں کو کھولے۔ آمین۔

خاکسار
مینیجر بدر قادیان

جے پور شہر میں سیرت پاک کا جلسہ اور احمدی مبلغ کی مؤثر تقریر

از مکرم سید عبدالشکور صاحب فاروقی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جے پور

حال ہی میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی جے پور تشریف لائے۔ تو یہاں کی جماعت نے مناسب سمجھا کہ ان کی آمد سے فائدہ اٹھا کر دوسرے احباب تک پیغام حق پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اسی غرض سے مورخہ ۳ر اکتوبر رات کے ساڑھے آٹھ بجے خاکسار کے مکان کے وسیع ہال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر ایک پبلک جلسے کا انتظام کیا گیا۔ اس ہال میں بچوں کا دینی مدرسہ بھی ہے اس لئے اس مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں نے خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی اور بعد ازاں دینی سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک لڑکی مائک میں آکر سوال کرتی تھی اور دوسری لڑکی اس کا جواب دیتی تھی۔ اسی طرح لڑکوں نے بھی سوال و جواب کے طرز پر بعض دینی باتوں پر اظہار خیال کیا۔ اس دلچسپ پروگرام کے بعد محترم مولانا صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے بچوں کے اس دینی شغف پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مدرسہ میں کام کرنے والوں کو مبارکباد دی اور جملہ حاضرین کو توجہ دلائی کہ آج قرآن مجید ہی وہ الہامی کتاب ہے جو زندہ ہے۔ اور سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق اگر مسلمان قرآن مجید کو مضبوطی سے پکڑے رہیں تو مسلمان دینی و دنیاوی لحاظ سے ترقی کر سکتے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو قرآن مجید کی روشنی میں بیان فرمایا۔ نیز قرآن مجید اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض اہم پیشگوئیوں کو بیان فرمایا جو موجودہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے سائنس کی موجودہ ایجادات پر اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ آج روس اور امریکہ چاند کی طرف راکٹ بھیج رہے ہیں۔ لیکن سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ امر بیان فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں بعض قومیں نکلیں گی جو مادی لحاظ سے دنیا پر چھا جائیں گی اور دنیا پر فتح حاصل کرنے کے بعد وہ آسمان کی طرف توجہ دیں گے اور آسمان کی طرف تیر پھینکیں گی۔ چنانچہ یہ سپٹنک اور راکٹ جو آج سائنس دانوں کی طرف سے فضا میں بھیجے جا رہے ہیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ آپ نے سورۃ تکویر سے ان پیشگوئیوں کی بھی وضاحت فرمائی جو اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں مثلاً کبھی اونٹوں کا چلایا جانا۔ نفوس کا ملایا جانا۔ اونٹنیوں کا بیکار ہو جانا کتابوں اور رسالوں کا پھیلایا جانا ان سب پیشگوئیوں کی دلچسپ رنگ میں آپ نے تفصیل بتائی۔

مسلمانوں کی موجودہ کمزوری اور انتشار کے متعلق آپ نے بتایا کہ اس بارہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح پیشگوئیاں موجود ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کی موجودہ کمزوری اور اختلاف سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی ساتھ اس کا علاج بھی بتایا ہے۔ اور وہ علاج امت محمدیہ میں مثیل مسیح کا پیدا ہونا تھا۔ جس کے متعلق بعض علماء نے یہ غلط تصور باندھ لیا کہ اسرائیلی مسیح آسمان سے اترے گا اور امت محمدیہ کی اصلاح کرے گا۔ آپ نے احباب کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے امام موعود مسیح کو بھیج دیا ہے۔

فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے متعلق غیر احمدی علمائے کرام کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا بالخصوص مسئلہ خاتم النبیین پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ خاتم النبیین کے جو معنی جماعت احمدیہ کرتی ہے انہی معنوں کی رو سے آنحضرت صلعم کی مدح ثابت ہوتی ہے۔ اور غیر احمدی علماء کے معنوں کی بناء پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مدح اس آیت سے ثابت نہیں ہوتی۔ جماعت احمدیہ کے معنوں کی تائید میں آپ نے مختلف بزرگوں کے اقوال بھی پیش فرمائے۔ اور بالآخر جماعت احمدیہ کے اس تبلیغی کام کو بالتفصیل بیان کیا۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ بیرونی ملکوں میں عیسائی پادریوں اور دجال کے مقابلہ میں سرانجام دے رہی ہے آپ کی یہ فاضلانہ تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی۔ احباب نے نہایت ہی سکون سے اس تقریر کو سنا اور کافی متاثر ہوئے جلسے میں لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام تھا اس لئے علاوہ اس ہال کے جس میں نشست کا انتظام تھا باہر بھی بہت سے احباب اس تقریر کو سن رہے تھے۔ چند ماہ قبل جب کانگریس سیشن میں شرکت کے لئے محترم مولانا صاحب تشریف لائے تھے تو اس وقت بھی آپ کی ایک تقریر ہوئی تھی جس کے بعد بعض دوستوں کی طرف استفسارات کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اور میرے بعض عزیزوں نے بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں خط و کتابت کی تھی۔ چنانچہ موجودہ جلسے کے دوسرے دن میرے بعض اعزہ محترم مولوی صاحب کی قیام گاہ پر پہنچے اور جماعت کے عقائد کے بارہ میں بات چیت کی۔ چنانچہ مسئلہ وفات مسیح اور اجرائے نبوت پر سیر کن بات چیت ہوئی۔ اور یہ سلسلہ بھی قریباً دو اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ جے پور کے دوران قیام انفرادی طور پر بھی بعض احباب سے مولانا صاحب نے ملاقاتیں کیں ان میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری راجستھان جناب سادہ لوان رجتل صاحب کا نام قابل ذکر ہے جو جماعت سے کافی واقف ہیں اور جناب چوہدری محمد دین صاحب [illegible] ریلوے منسٹر کے زمانہ سے جماعت سے تعلقات رکھتے ہیں اور قادیان بھی تشریف لے جا چکے ہیں۔ موصوف سے دیر تک تبلیغی امور پر بات چیت ہوتی رہی۔ احباب سے میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ ہمارے اس خاندان کیلئے خصوصیت سے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کے بہترین نتائج پیدا فرما دے۔ آمین۔ محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب کی وفات کی وجہ سے یہاں کی جماعت کافی خلا محسوس کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کہ وہ ان کے [illegible] پسماندگان [illegible]

بالآخر میں محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری جماعت کی طرف توجہ فرمائی۔ اور محترم مولانا صاحب کو وقتاً فوقتاً یہاں بھیجا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اس جماعت کا خیال رکھیں گے۔ فقط عبدالشکور احمدی۔

آہ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب

از حسرت جے پوری

محبوب چارہ گر تجھے کس کی نظر لگی
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی نظر لگی

کیا جانے کیا اثر تھا تیری بات بات میں
شہرہ تھا تیرے نام کا اس کائنات میں
انسانیت کا جوہر تھا تیری حیات میں
محبوب چارہ گر تجھے کس کی نظر لگی
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی نظر لگی

تو خوبیوں کا چاند تھا سب کو پسند تھا
تارے بھی سر جھکاتے تھے اتنا بلند تھا
ہر دل کی آرزو تھا شاد اور درد مند تھا
محبوب چارہ گر تجھے کس کی نظر لگی
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی نظر لگی

عیسیٰ تھا ہر مریض کی دنیا کے واسطے
اک آس تھا [illegible] تمنا کے واسطے
ہر شخص رو رہا ہے مسیحا کے واسطے
محبوب چارہ گر تجھے کس کی نظر لگی
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی نظر لگی

گلشن کا چمن اجڑ کے بے نور ہو گیا ہے
ہر دل وفور غم سے اب چور ہو گیا ہے
تیرے بغیر سونا اب جے پور ہو گیا ہے
محبوب چارہ گر تجھے کس کی نظر لگی
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی نظر لگی

[illegible] سے اتنا پیار تھا خود کو مٹا دیا
کنبے سے اتنا پیار کہ سب کچھ لٹا دیا
قربان کیسے ہوتے ہیں یہ بھی دکھا دیا
محبوب چارہ گر تجھے کس کی نظر لگی
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی نظر لگی

بجھتے دلوں کے واسطے اک روشنی تھا تو
جینا ہر غم کے واسطے اک زندگی تھا تو
حق مغفرت کرے عجب آدمی تھا تو
محبوب چارہ گر تجھے کس کی [illegible]
تو چل دیا کدھر تجھے کس کی [illegible]

حیدرآباد میں جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب

(بقیہ صفحہ اوّل)

خاکسار نے اپنی تقریر میں اس زمانہ کی ضلالت سے پُر حالت کا ذکر کرتے ہوئے سچی کوشش جو کی آمد ثانی کی ضرورت بیان کی۔ اس ضمن میں جناب آنریبل سری راؤ صاحب کشن صدر جمہوریہ ہند کی ایک تقریر کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش کیا۔

"آج وہ وقت آگیا ہے کہ جبکہ ہم صدیوں کی کوششوں کے بعد بننے والی اپنی ہی تہذیب کی تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ آج انسان کا عہد بہت سستا ہو گیا ہے اور تشدد کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اگر تہذیب اور انسانی زندگی کی قدروں میں ہمارا اعتماد ختم ہو گیا۔ اور ہم خدا کو بھول بیٹھے تو پھر کسی پیغمبر کو جنم لینا ہو گا جو کہ ہمیں اس امر سے آگاہ کرے کہ یہ برقرار رکھا جائے۔ اگر ہم یہ خدائی آواز سننے میں ناکام رہے تو ہم اپنی اجتماعی تباہی کو دعوت دیں گے۔"

(پرتاپ جالندھر مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

خاکسار نے اپنی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وقت موعود میں آمد کا ذکر کرتے ہوئے ختم کی۔

اس کے بعد مکرم مولوی حکیم عبدالصمد صاحب فاضل کی تقریر

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ

پر ہوئی۔

آپ نے سیدنا حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سراج منیر سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح سورج کی تیز شعاعوں کے آگے دیگر تمام روشنیاں اور چراغ ماند پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ کی کامل اور جامع گیر تعلیم کی موجودگی میں دیگر تمام تعلیمات ماند پڑ جاتی ہیں۔ کیونکہ ان تمام تعلیمات کا نچوڑ قرآن کریم میں موجود ہے جو رہتی دنیا تک دنیا کی رہنمائی کر رہا ہے۔

گا۔ آپ نے حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کی تشریح کرتے ہوئے رسول کریم صلعم کو خدا تعالےٰ کی تمام تجلیوں کا مجسمہ قرار دیا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنانے اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق اخلاق محمدیؐ کا اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے ختم کی۔

بعدہ مکرم میر احمد افضل صاحب نے محترمہ سیدہ حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح

بیان کرنے کے لئے محترم مولانا شریف احمد صاحب فاضل امینی انچارج مبلغ صوبہ ہائے بنگال و اڑیسہ سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں مادی ترقیات اپنی انتہا تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اور مختلف تجربات اور آلات کے ذریعے اجرام فلکی کو زیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اس ضمن میں کسی نے یہ بھی دعوےٰ کر دیا کہ ہم نے راکٹ و سپٹنکوں کے ذریعے فضاء آسمانی میں اس ہستی کو بہت تلاش کیا جس کا نام اہل مذاہب نے خدا رکھا ہے۔ لیکن ہمیں کہیں خدا نظر نہیں آیا۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ جن اوتار ول کی سیرت و سوانح یہاں بیان کی گئی ہیں انہیں ضرور خدا نظر آیا تھا اور خدا سے ہمکلامی اور مکالمہ مخاطبہ کا شرف بھی حاصل ہوا تھا۔ لیکن کسی مادی ذریعہ سے نہیں۔ انہیں اسی زمین پر اپنے اپنے مقام پر ہی خدا نظر آیا۔ اس عظیم ہستی کی تجلیات کا خود مشاہدہ کرتے رہے۔ اور دوسروں کو کرواتے رہے۔

اسی زمانہ میں مختلف نظریات کا تصادم نظر آ رہا ہے۔ اور ان مختلف نظریات کے بانیوں کی سیرت و سوانح پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں مذہب کا نام لینا اور اس کے پیشواؤں اور بانیوں کی سیرت و سوانح پیش کرنا

دقیانوسیت پر محمول کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ دنیا کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اور مختلف نظریات کا تصادم ختم ہو سکتا ہے بشرطیکہ ان خدائی اور روحانی مذہبی رہنماؤں کی تعلیمات کو اپنایا جائے۔

فاضل مقرر نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ نظریات اور تعلیمات کی طرف عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ زمانہ میں ان ہی تعلیمات کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں نہایت دلنشین انداز میں بیان فرمائے۔

آپ نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب

از سر نو دنیا کے سامنے پیش فرمایا تو لوگوں نے آپ کی مخالفت کی اور آپ پر مختلف قسم کے الزامات عائد کئے۔ کسی نے کہا کہ اس دعویٰ کے پیچھے کوئی ذاتی غرض وابستہ ہے کسی نے کہا کہ مرزا نے دکانداری کھولی ہوئی ہے۔ اور اس طرح ہر ایک نے اپنی اپنی دلی کیفیت کا اظہار کیا۔ ان تمام الزامات اور اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا کہ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس جہاں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ جواب اسی سے ملتا جلتا ہے جبکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش مکہ نے مختلف قسم کی دنیاوی آفرات پیش کئے تھے کہ اگر تم میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ کر بھی اگر یہ مطالبہ کرو کہ میں اس وحدانیت کی تعلیم و تبلیغ کو ترک کر دوں تو یہ ناممکن ہے۔

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجودہ غلط نظریات و تصورات کے مقابل پر زندہ خدا کے زندہ نشانات لے کر آئے جن سے لوگوں کے دلوں میں زندہ ایمان پیدا ہوا اور ان کی عملی زندگی میں ایک نیک انقلاب پیدا ہو گیا۔ اسی سلسلہ میں فاضل مقرر نے تقریر کے آخری حصہ میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر مساعی اور بنی نوع انسان کیلئے اس کی شاندار خدمات کو

پیش کر کے ثابت کیا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔"

مختصر صدارتی تقریر اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی ٹھیک ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ بفضلہ تعالےٰ ایک معقول تعداد میں غیر احمدی احباب اوّل تا آخر جلسہ گاہ میں موجود رہے اور پوری توجہ سے تقاریر نہایت توجہ اور انہماک سے سنیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کا نیک نتیجہ ظاہر فرمائے۔ آمین۔

مقامی پریس میں جلسہ کا ذکر

اس جلسہ کی جو رپورٹ کثیر الاشاعت مقامی اخبار سیاست میں آئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

"حیدرآباد ۲۶ر ستمبر۔ جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب کل صبح احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج میں منایا گیا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی ہندو اور سکھ مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جماعت احمدیہ بنگال اور اڑیسہ کے مبلغ مہمان خصوصی جناب شریف احمد صاحب نے اسلام اور اسلامی تعلیمات کو امن عالم کے لئے ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج جب انسانیت ہر سو اضطراب و پریشانی کے عالم میں اپنی آنکھیں وا کئے ہوئے ہے۔ ایسے میں صرف ایک ہی رستہ نظر آتا ہے جس پر چل کر دلوں کی راحت ذہنوں کا سکون اور امن عالم کو حاصل کیا جا سکتا ہے اور وہ محمد عربی کا راستہ ہے۔"

(سیاست ۲۷ر ستمبر ۱۹۶۶ء)

درخواست دعا

میرا منجھلا لڑکا عزیزم نذیر احمد چالیس سالہ داماد مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ سٹمیر گڑھ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور وہ اس وقت سٹمیر گڑھ کے ہسپتال میں زیر علاج ہے اس کے پیٹ پر ایک راج پھوڑا ہوا تھا اور اس کا اپریشن کیا گیا اور روزانہ اس کی مرہم پٹی کی جاتی ہے اٹھی سے زیادہ انجکشن بھی دیئے گئے ہیں لیکن ابھی تک وہ پھوڑا اچھا نہیں ہوا علاوہ ازیں وہ ایک عرصہ سے مرض ذیابیطس میں مبتلا ہے۔ لہٰذا افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیز موصوف کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد کامل صحت دے اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ طالب دعا احقر غلام قادر

ششماہی اوّل کا اختتام اور احباب جماعت ہندوستان کا فرض

جیساکہ ہر احمدی بلکہ یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغی تعلیمی تربیتی اور خدمتِ خلق کے کاموں پر کثیر اخراجات کر رہی ہے۔ اور یہ سارے کام احباب جماعت کے تعاون اور اُن کے چندوں سے انجام پا رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ چندوں کی وصولی پورے طور پر نہ ہو تو اُس کا لازمی نتیجہ سلسلہ کے اہم اور ضروری امور کی تکمیل میں تاخیر یا رکاوٹ ہوگا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ہر ماہ لازمی چندہ جات اور دوسری طوعی تحریکات کے وعدوں کی سو فی صدی وصولی کے لئے احباب جماعت و عہدیداران کو اخبار بدر رسائل کے ہندوستانی تحریکات اور مرکزی نمائندوں کے ذریعہ سے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ سال رواں کی ششماہی اول گزرنے کو ہے لیکن بجٹ کے لحاظ سے متعدد جماعتوں کی طرف سے لازمی چندہ جات میں کم آمد ہوئی ہے۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی اب تک برائے نام ہے۔ مالی تحریکات کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے مال کو چھوڑ کر اپنی جان کو چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

نیز فرمایا کہ

"یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت دین کا موقعہ ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ یہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو، جتنا تم چندہ دو گے اُس سے ہزاروں گُنا تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کر دو تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جائیں۔ اور ساری دُنیا میں اسلام پھیل جائے۔ اور دُنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

پس مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقہ میں نہ صرف سو فی صدی وصولی لازمی چندہ جات اور بقایا جات کے لئے مؤثر کارروائی کریں اور ششماہی اوّل کی وصولی کی کمی کو پورا کریں بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور خدا کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔

جلسہ سالانہ میں بھی اب صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس چندہ کی سو فی صدی ادائیگی کی طرف بھی فوری توجہ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام

صدر صاحبان و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

خاص طور پر متوجہ ہوں

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام ہو رہا ہے۔ اور یہ آخری مہینہ ہے یکم نومبر ۱۹۶۶ء سے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمادیں گے۔ وعدہ جات اور بقایا جات کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی کچھ ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کے افراد کی طرف سے وعدوں کی سو فی صدی ادائیگی نہیں ہوئی۔ بعض افراد کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا چلا آرہا ہے۔ اور بعض ایسے افراد ہیں جن کی طرف سے پورے سال میں نہ کوئی وعدہ اور نہ ہی چندہ کی رقم وصول ہوئی ہے۔

عہدیداران مال خاص طور پر متوجہ ہوں!

اور اپنی اپنی جماعت کے احباب کا اچھی طرح جائزہ لیں ایسے احباب جنہوں نے تا حال اس عظیم الشان مالی جہاد میں شمولیت نہیں کی۔ اُن کو خاص طور شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اب اس مختصر سے عرصہ میں اپنے وعدہ کے ساتھ ساتھ ادائیگی بھی کر دیں۔ احباب کو یہ بات مدِنظر رکھنی چاہیئے کہ جس سال وعدہ کیا جاتے اسی سال وعدہ کی ادائیگی ہر جانی لازمی ہے۔ تاکہ آئندہ سال میں ان کے ذمہ بقایا نہ ہو۔

موجودہ مالی سال کا وعدہ تحریک جدید اسی ماہ کے آخر تک ادا ہو جانا چاہیئے۔ نیز بقایادار احباب بھی اسی ماہ کے آخر تک سو فی صدی ادائیگی کر دیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ تمام دوستوں اور عہدیداران کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

پروگرام دورہ تبلیغی و تربیتی

جماعتہائے احمدیہ وادی کشمیر مورخہ ۲۸ اکتوبر

وادی کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ اس سال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق کرایا جا رہا ہے۔ ان جماعتوں کے جملہ عہدیداران و احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون فرماتے ہوئے اس دورہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنائیں۔ اور تبلیغی و تربیتی وفد کے پہنچنے سے قبل اپنی جماعتوں میں جلسوں کے لئے جگہ و دیگر انتظامات مکمل فرمالیں۔ مرکز کی طرف سے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل انچارج تبلیغ صوبہ بہار کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اس دورہ میں محترم بابو سراج دین صاحب پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے علاوہ مقامی مبلغ بھی اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغی وفد کے ساتھ ہوں گے۔ وفد کے قیام و طعام اور جلسوں کے انعقاد کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔ بھدرواہ اور علاقہ جموں و پونچھ کے دورہ کا پروگرام بعد میں شائع کیا جائیگا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعتوں میں پہنچنے کی تاریخ	آمد مقام	جماعتوں سے روانگی کی تاریخ	روانگی از مقام	کیفیت
۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء	سری نگر بوقت دوپہر	۲۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء	سری نگر بوقت صبح	جمعہ سری نگر میں
۲۹ " "	شورت بوقت "	۳۰ " "	شورت بعد نماز عصر	
۳۰ " "	کنہ پورہ بوقت عصر	۳۱ " "	کنہ پورہ "	
۳۱ " "	یاڑی پورہ بوقت شام	۲ نومبر ۱۹۶۶ء	یاڑی پورہ بوقت صبح	
۲ نومبر ۱۹۶۶ء	چک امیر کچھ بوقت چاشت	۴ " "	چک امیر کچھ بوقت "	
۴ " "	یاڑی پورہ "	۵ " "	یاڑی پورہ بوقت "	جمعہ یاڑی پورہ میں
۵ " "	مانڈوجن بوقت شام	۷ " "	مانڈوجن بوقت چاشت	
۷ " "	آسنور بوقت عصر	۹ " "	آسنور بوقت "	
۹ " "	رشی نگر جمعہ دوپہر	۱۲ " "	رشی نگر بوقت صبح	جمعہ رشی نگر میں
۱۲ " "	شوپیان "	۱۳ " "	شوپیان "	
۱۳ " "	ماٹھو بوقت دوپہر	۱۴ " "	ماٹھو "	
۱۴ نومبر ۱۹۶۶ء	سندبراری بوقت دوپہر	۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء	سندبراری بوقت صبح	
۱۵ " "	باری پارہ گام "	۱۷ " "	باری پارہ گام "	
۱۷ " "	سری نگر بوقت "	۱۹ " "	سری نگر بوقت صبح برائے جموں	جمعہ سری نگر میں

افسوس مولانا جلال الدین شمس وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۱۳ اکتوبر۔ آج صبح مجھے خالو جان محترم شیخ بشیر احمد صاحب کا فون ملا جس میں یہ نہایت ہی افسوسناک اطلاع ملی کہ مورخہ ۱۳/۱۰/۶۶ بروز جمعرات سرگودہا میں جہاں پر مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس بکارِ سلسلہ گئے ہوئے تھے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب ان کی وفات ہوگئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

سلسلہ کا ایک جیّد عالم اور بہترین خادم اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

مرزا وسیم احمد

(مفصل آئندہ اشاعت میں)

خبریں

گورداسپور ۱۲ اکتوبر۔ ایک سرکاری پریس نوٹ مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے صورت حال کے بہتر ہونے کے پیش نظر ڈیفنس آف انڈیا رولز ۱۹۶۲ء کے ماتحت جاری شدہ احکام نمبر ۱۴۱-۲۰۴ واپس لے لئے ہیں جن کے ذریعہ پبلک جگہوں پر پاکستان سے نشر شدہ بیانات سننا اور پھیلانا منع کیا گیا تھا۔ اور پاکستان سے موصول شدہ دستاویزات۔ اشاعت اور ان کی تقسیم ممنوع قرار دی گئی تھی۔ اس حکم کا فوری طور پر نفاذ کیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ بسکر دار ۲۱ اکتوبر کو تین ناوابستہ لیڈروں بھارت کی پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اور یونائیٹڈ عرب ریپبلک کے صدر ناصر کے مابین تاریخی چوٹی کانفرنس راشٹرپتی بھون کے اشوک ہال میں شروع ہو جائے گی۔ ان کی غیر رسمی بات چیت پانچ دن چلے گی۔ اس کے لئے کوئی ایجنڈا مرتب نہیں کیا گیا لیکن وہ ان تمام مسائل پر بات چیت کریں گے جن سے عالمی امن کو خطرہ ہے چنانچہ ویٹ نام اور اسی نوعیت کے دوسرے مسائل زیر غور آئیں گے۔ اس کے علاوہ وہ تینوں ملکوں کی مشترکہ دلچسپی کے امور پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس سے پہلے ان تینوں ممالک کے سربراہ برنی میں ۱۹۵۶ء میں بریونی (یوگوسلاویہ) میں ۱۹۶۱ء میں قاہرہ میں بات چیت ہوئی تھی۔ اور ان میں بھارت کی طرف سے نہرو نے شمولیت کی تھی۔ بھارت کے سرکاری حلقوں نے بتایا کہ چوٹی کانفرنس غیر جانبدار ممالک میں باہمی مشوروں کے مترادف ہے جن میں نظریہ کی یکسانیت پائی جاتی ہے اور جو عالمی امن کے محاذ کو مضبوط بنانے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

مظفر نگر ۱۶ اکتوبر۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے تشدد آمیز تحاریک کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ایسے واقعات سے بھارت میں جمہوریت کی بدنامی ہوتی ہے۔ وہ پبلک جلسہ میں تقریر کر رہی تھیں انہوں نے کہا کہ ہم اب تک دیش میں جمہوری حکومت چلانے میں کامیاب رہے ہیں۔ مگر اب تشدد آمیز تحاریک سے جمہوریت کو خطرہ ہے۔ طلباء کی مشکلات بھی بعض قدرتی ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کی تحاریک اور ہڑتالوں سے دیش اور سماج کمزور ہوتے ہیں۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے یو۔پی کانگرس کی سیاسی کانفرنس میں بھی تقریر کی۔ اور کانگرسی ورکروں سے کہا کہ وہ حکومت کی مشکلات سمجھیں اور عوام کو ان کا احساس کرائیں۔ ورکروں کو مسائل کے ایجی ٹیشن کی صورت اختیار کرنے سے پہلے انہیں حل کرنے میں رہنمائی لینی چاہیئے۔ صوبائی ایجی ٹیشن کا ذکر کرتے ہوئے پردھان منتری نے کہا کہ جو مدرس طلبا اور فیکٹری ورکروں میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کی مشکلات سے پیدا ہونے والی ایجی ٹیشنوں کو روکنے کے لئے کوئی طریقہ تلاش کرنا چاہیئے اپوزیشن ایسی صورت حال کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگرس ہی مختلف صوبوں کو متحد رکھ سکتی ہے۔ اور کوئی دوسری پارٹی نہیں جو قومی یکجہتی قائم رکھ سکتی ہے۔

پٹیالہ ۱۶ اکتوبر۔ کل شام یہاں تھاپر انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی کی سالانہ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے گورنر شری دھرم ویرا نے طلباء سے اپیل کی وہ متشددانہ سرگرمیوں کے اور مخصوصاً قومی جائداد تباہ کرنے سے احتراز کریں آپ نے طلبا میں بے چینی کی بڑی وجہ تعلیم کے علاوہ سرگرمیوں کی سہولت کی کمی ہے اگر یہ سہولت میسر ہو تو تعلیم کے اوقات کے بعد طلباء کے ذہن مصروف رہیں۔ جتنا جلد اس بات کا احساس کر لیا جائے گا اتنا ہی دیش میں تعلیم کے مستقبل کے لئے اچھا ہوگا۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر کل طلباء کے دو وفدوں نے پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی سے ملاقات کی۔ ایک وفد بہار کے طلباء پر مشتمل تھا جو کہ یونیورسٹی سٹوڈنٹس کی یونین کی کونسل کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔ دوسرا وفد دہلی اور آندھرا یونیورسٹیوں کے طلباء پر مشتمل تھا انہوں نے پہلے ہوم منسٹر شری نندہ سے بھی ملاقات کی۔ اور ہوم منسٹر اور پردھان منتری کو اپنے مطالبات کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ تمام گرفتار شدہ طلباء کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے اور بہار میں فائرنگ اور لاٹھی چارج ہوا ہے اس کی جوڈیشل تحقیقات کرائی جائے اور ہلاک شدہ طلباء کے لواحقین کو معاوضہ دیا جائے تعلیمی اداروں میں پڑھائی پھر سے شروع کی جائے اور پولیس کو کسی حالت میں یونیورسٹی کالج کے احاطہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے پردھان منتری نے انہیں بتایا کہ انہیں طلباء کے مطالبات سے پوری ہمدردی ہے۔ لیکن انہیں گورنمنٹ کی لا اینڈ آرڈر کو بحال رکھنے کی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ آپ نے طلباء کو یہ بھی دلایا کہ ان کی جائز شکایت دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ صدر کانگرس شری کامراج نے کل رات راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن کے ساتھ ملاقات کی اور ملک بھر میں طلباء کی طرف سے ہو رہے اندولن کے متعلق تبادلہ خیالات کیا بات چیت ایک گھنٹہ جاری رہی۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ یہاں بھارت متحدہ عرب ری پبلک اور یوگوسلاویہ کی چوٹی کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے صدر ناصر ۲۰ اکتوبر کی شام کو یہاں پہنچیں گے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق وہ ۲۵ اکتوبر کو کانفرنس ختم ہونے کے بعد دو دن بھارت کا دورہ کریں گے۔ یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو ۲۰ اکتوبر صبح کو دہلی پہنچ جائیں گے اور ۲۵ اکتوبر کو واپس روانہ ہو جائیں گے۔